بسم اللہ الرحمن الرحیم

ڈیوٹی کے دوران اپنا ذاتی کام کرنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اجارے کے دوران ذاتی کام کرنا کیسا؟

جواب

اجیر کی دو قسمیں ہیں: (1) اجیرِ مشترک اور (2) اجیرِ خاص۔

اجیرِ مشترک: ایسا اجیر جو ایک سے زائد لوگوں کا کام کر سکتا ہو یعنی جس کے لیے کسی وقتِ خاص میں ایک ہی شخص کا کام کرنا ضروری نہ ہو، بلکہ وہ اس مقررہ وقت میں دوسرے کا کام بھی کر سکتا ہو، جیسے درزی، دھوبی، حجام وغیرہ۔

اجیرِ خاص: یہ وہ اجیر ہے جو کسی مقررہ مدت کے لیے ایک ہی شخص یا ادارے کا پابند ہو اور اس وقت میں وہ کسی دوسرے کا کام نہ کر سکے۔ اجیرِ خاص پر طے شدہ وقت میں تسلیمِ نفس یعنی اپنے آپ کو سپرد کرنا لازم ہے اور اسی سے وہ اجرت کا مستحق ہو جاتا ہے۔ جیسے کسی محکمے، مدرسے یا دکان کا ملازم جس کی ڈیوٹی کا وقت مقرر ہو۔

اجارے کے دوران ذاتی کام کرنے کا شرعی حکم ان دونوں قسموں کے اعتبار سے جدا جدا ہے۔ اگر کوئی شخص اجیرِ مشترک ہے، تو چونکہ اس اجارے کا تعلق صرف کام کی تکمیل سے ہے، اس لیے وہ اس دوران دیگر افراد کا یا اپنا ذاتی کام بھی کر سکتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اجیرِ خاص ہے (جیسے دفاتر یا اداروں میں مخصوص اوقات کی ڈیوٹی دینے والے ملازمین)، تو اس کے لیے ملازمت کے ان (طے ہوئے) اوقات میں اپنا ذاتی کام کرنا، جائز نہیں۔ اگر اجیرِ خاص اپنے ڈیوٹی کے وقت میں کوئی ذاتی کام کرے گا، تو جس قدر وقت اس نے ذاتی کام میں صرف کیا ہے، اتنی تنخواہ کا وہ مستحق نہیں ہوگا اور اس پر لازم ہے کہ اتنے وقت کی کٹوتی کروائے۔

اجیرِ مشترک کی تعریف کے متعلق بحر الرائق میں ہے: "الأجير المشترك من يعمل لغير واحد كالخياط والصباغ" ترجمہ: اجیرِ مشترک وہ ہے جو ایک سے زائد افراد کے لیے کام کرے، جیسے درزی اور رنگساز۔ (بحر الرائق، جلد 8، کتاب الاجارۃ، صفحہ 47، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

اجیرِ خاص کی تعریف اور اس کے ذاتی کام کی ممانعت کے متعلق رد المحتار مع درمختار میں ہے: "الاجیر (الخاص) ويسمى أجير واحد (وهو من يعمل لواحد عملا مؤقتا بالتخصيص ويستحق الاجر بتسليم نفسه في المدة۔۔۔ليس للخاص أن يعمل لغيره، ولو عمل نقص من أجرته بقدر ما عمل" ترجمہ: اجیرِ خاص کو اجیرِ واحد بھی کہا جاتا ہے۔ اس سے مراد وہ شخص ہے جو کسی ایک فرد کے لیے متعین مدت تک خاص طور پر کوئی کام کرنے کے لیے مقرر ہو اور اس مدت میں اپنے آپ کو کام کے لیے پیش کر دینے سے ہی

اجرت کا مستحق ہوجاتا ہے۔ اجیرِ خاص کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس مدت میں کسی دوسرے شخص کے لیے کام کرے اور اگر وہ دوسرے کے لیے کام کرلے، تو جتنا وقت اس نے دوسرے کے کام میں صرف کیا، اتنی مقدار اس کی اجرت میں سے کم کر دی جائے گی۔

اس کے تحت علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: ”(ولیس للخاص أن یعمل لغیرہ) بل ولا أن یصلي النافلة“ ترجمہ: اجیرِ خاص کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس مدت میں کسی دوسرے شخص کے لیے کام کرے اور اس کو یہ بھی اختیار نہیں کہ وہ (ان اوقات میں) نفلی نماز پڑھے۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، جلد9، کتاب الاجارۃ، صفحہ 117-118، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں: ”اجیر دو قسم کے ہیں: اجیر مشترک و اجیر خاص۔ اجیر مشترک وہ ہے جس کے لیے کسی وقت خاص میں ایک ہی شخص کا کام کرنا ضروری نہ ہو اُسوقت میں دوسرے کا بھی کام کرسکتا ہو، جیسے دھوبی، خیاط، حجام، حمال وغیرہم جو ایک شخص کے کام کے پابند نہیں ہیں اور اجیر خاص ایک ہی شخص کا پابند ہوتا ہے۔۔۔ اجیر مشترک میں اجارہ کا تعلق کام سے ہے لہٰذا وہ متعدد اشخاص کے کام لے سکتا ہے اور اجیر خاص میں اُس مدت کے منافع کا ایک شخص کو مالک کرچکا لہٰذا دوسرے سے عقد نہیں کرسکتا۔“ (بہار شریعت، جلد3، حصہ14، صفحہ155، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

مزید فرماتے ہیں: ”اجیر خاص اُس مدت مقرر میں اپنا ذاتی کام بھی نہیں کرسکتا اور اوقات نماز میں فرض اور سنت مؤکدہ پڑھ سکتا ہے نفل نماز پڑھنا اس کے لیے اوقات اجارہ میں جائز نہیں اور جمعہ کے دن نماز جمعہ پڑھنے کے لیے جائے گا مگر جامع مسجد اگر دور ہے کہ وقت زیادہ صرف ہوگا تو اُتنے وقت کی اُجرت کم کر دی جائے گی اور اگر نزدیک ہے تو کچھ کمی نہیں کی جائے گی اپنی اُجرت پوری پائے گا۔“ (بہار شریعت، جلد3، حصہ14، صفحہ161، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

ڈیوٹی کے اوقات میں ذاتی کام کرنے والے کی تنخواہ کی کٹوتی کے متعلق اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: ”اجیر خاص پر وقت مقررہ معہود میں تسلیم نفس لازم ہے، اور اسی سے وہ اجرت کا مستحق ہوتا ہے اگرچہ کام نہ ہو، مثلاً مدرسین وقت معہود پر مہینہ بھر برابر حاضر رہا، اور طالب علم کوئی نہ تھا کہ سبق پڑھتا، مدرس کی تنخواہ واجب ہوگئی، ہاں اگر تسلیم نفس میں کمی کرے مثلاً بلا رخصت چلا گیا، یا رخصت سے زیادہ دن لگائے، یا مدرسہ کا وقت چھ گھنٹے تھا، اس نے پانچ گھنٹے دئے، یا **حاضر تو آیا، لیکن وقت مقرر خدمت مفوضہ کے سوا اور کسی اپنے ذاتی کام اگرچہ نماز نفل یا دوسرے شخص کے کاموں میں صرف کیا کہ اس سے بھی تسلیم منتقض ہوگئی**، یونہی اگر آتا اور خالی باتیں کرتا چلا جاتا ہے۔ طلبہ حاضر ہیں اور پڑھاتا نہیں کہ اگرچہ اجرت کام کی نہیں تسلیم نفس کی ہے، مگر یہ منع نفس ہے، نہ کہ تسلیم، بہر حال جس قدر تسلیم نفس میں کمی کی ہے اتنی تنخواہ وضع ہوگی۔“ (فتاوی رضویہ، جلد19، صفحہ506، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

مزید ایک اور مقام پر فرماتے ہیں : "جو جائز پابندیاں مشروط تھیں ان کا خلاف حرام ہے اور بکے ہوئے وقت میں اپنا کام کرنا بھی حرام ہے اور ناقص کام کرکے پوری تنخواہ لینا بھی حرام ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 19، صفحہ 521، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا عبد الرب شاکر عطاری مدنی

فتوی نمبر : FatwaQA-095

تاریخ اجراء : 29 ربیع الاول 1448ھ/12 ستمبر 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net